یہودیت، یوسف ظفر کی تحقیقی و تاریخی تصنیف

ڈاکٹر نیّر صمدانی،
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج، لاہور۔

مئی ۱۹۸۶ء میں یوسف ظفر کا تحقیقی شاہکار یہودیت کے نام سے سامنے آیا۔ یہودیت کے آغاز میں ناشر ادارے نے اس کتاب کے وجود میں آنے کا سبب لکھا ہے۔ یہودیت آپ کے ہاتھوں میں ہے اسرائیل کا مصر پر حملہ اس کتاب کا محرک تھا اور یوسف ظفر کی ۱۹۷۲ء میں وفات اس کا حرف اختتام۔ جون ۱۹۷۵ء سے ستمبر ۱۹۷۷ء تک یہ کتاب سیارہ ڈائجسٹ کی پچیس ماہانہ قسطوں کی صورت میں شائع ہوئی اور اپنے لئے ایک جداگانہ حلقہ فکر تشکیل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ یہودیت کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔ تاریخ کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ تاریخ کا مقصد حال کی تفسیر اور مستقبل کی تعمیر کے حوالے سے ماضی کی بازیافت ہے۔

"The aim of history is to explore the past with a view to explaining the present and inproving the future"(1)

گویا تاریخ ماضی کے واقعات کے حال کا تجزیہ کرنے کی دعوت دیتی ہے تاکہ آنے والا زمانہ گذشتہ یا موجودہ کوتاہیوں سے پاک ہو۔ اس نقطہ نظر سے تاریخ اپنے فرائض کے اعتبار سے سب سے ممتاز دکھائی دیتی ہے۔ تاریخ نگار کا انشا پرداز ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ محض انشا پردازی کا شوق تاریخ کی حقیقی شکل کو مسخ کر دے گا اس لئے واقعات کو روایت اور درایت کی کسوٹی پر پرکھنے

کے بعد ٹھوس نتائج کو مرتب کرنا تاریخ نگار کی خردمندی ہے''تاریخ نویسی کے لئے جو چیزیں جزو ایمان کی حیثیت رکھتی ہیں ان میں سب سے پہلی چیز سادگی بیان ہے۔ تاریخ اور انشا پردازی کا آپس میں کوئی تعلق نہیں بلکہ دیکھا جائے تو ان کی حیثیت مخالفین کی سی ہے۔ نہ تاریخ کو انشا پردازی کا ساتھ گوارا ہے اور نہ انشا پردازی تاریخ کا ساتھ دے سکتی ہے۔(۲) تاریخ گذرے ہوئے ہر واقعہ کو بنظرغور دیکھتی ہے یہ الگ بات ہے کہ اکثر اوقات بڑے بڑے واقعات ہی اس کے ورق کی زینت بنتے ہیں۔ ذکا اللہ لکھتے ہیں''انبیاء وخلفاء سلاطین و بزرگان دین وقت کے آثار و اخبار جاننے کا نام تاریخ ہے''(۳) لیکن درست ہے کہ تاریخ میں چھوٹے بڑے ہر واقعہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی جگہ اہمیت بھی رکھتا ہو مورخ کا فرض یہ ہے وہ آزادانہ فکر سے حالات و واقعات کا تجزیہ کرے اور حقائق کو جمع کرے۔

یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ مذہب اور تاریخ کو ایک آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ مذہب اور تاریخ کی قربت ان کو ہم حیثیت نہیں بنا سکتی۔ البتہ تاریخ مصنف سے سچ کے پل صراط سے گزرنے کی تلقین ضرور کرتی ہے۔ تاریخ نگار کو روایت اور درایت کا مکمل شعور حاصل ہونا چاہئے۔ روایت کے بارے میں شبلی لکھتے ہیں''جو بھی واقعہ بیان کیا جائے اس شخص کی وساطت سے بیان کیا جائے۔ جس کا خود بیان کیئے جانے والے واقعے سے تعلق ہو اور اس سے لے کر آخری راوی تک روایت کا سلسلہ متصل بیان کیا جائے اس کے ساتھ تمام راویوں کے بارے میں یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ وہ صحیح الروایت ہے یا نہیں،(۴) گویا کسی واقعے کو بیان کرتے ہوئے اس شخص کا حوالہ دیا جائے گا جس سے یہ واقعہ وابستہ ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہوگا کہ بیان کرنے والا کذب بیانی نہ کر رہا ہو بلکہ اس کے بعد مسلسل بیان کرنے والے راویوں کے حالات زندگی سے بھی واقف ہونا ضروری ہے جبکہ درایت سے شبلی مراد لیتے ہیں''عقلی اصولوں سے واقعے کی تنقید کی جائے۔''(۵)

تاریخ نگار کا یہ بھی فرض ہے وہ یہ بھی کھوج لگائے جو واقعہ بیان کیا جا رہا ہے وہ قرین قیاس بھی ہے یا نہیں۔ یہاں اسے بڑی بصیرت سے کام لینا ہوگا۔ ہم تاریخ کو ایک اہم ترین علم کی

حیثیت سے جانتے ہیں ابن خلدون لکھتے ہیں ''اگر تاریخ ایک طرف ظاہر میں محض گزشتہ ایام اور سابق دولتوں کے حالات ہمارے سامنے لاتی ہے اور ایام ماضیہ کو ہمارے روبرو لاکر رکھتی ہے اور طرح طرح کے اقوال و امثال سے وہ بھرپور ہے اور ہماری بھری مجلسوں کا ایک دلچسپ موضوع گفتگو وہ بنتی ہے اور ہم کو یہ بھی بتاتی ہے کہ بدلتے ہوئے حالات زمانہ نے مخلوقات عالم کو کس طرح پیہم انقلاب رد و بدل میں رکھا اور کس طرح حکومتیں سمٹی اور بڑھیں اور انہوں نے زمین کو آباد کیا۔(۴) تاریخ کا مرتبہ سمجھنے کے بعد مورخ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ قلم پکڑنے سے پہلے ہزار بار سوچے پھر اس پر خار بیاباں کا سفر اختیار کرے۔ یوسف ظفر نے دیدہ ریزی سے اسرائیل کی تاریخ کو مرتب کیا ہے معلوم ہوتا ہے وہ علم تاریخ کی باطنی روشنی سے منور فکر کے مالک تھے۔ یہودیت کے بارے میں محمد افضل چیمہ لکھتے ہیں'' تاہم ایک نامور ادیب قادر الکلام شاعر بلند پایہ مصنف اور ممتاز صحافی کی حیثیت سے وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر عمر بھر ملک و قوم کی قابل قدر خدمات انجام دیں اور اپنی علمی کارکردگی پر تمغہ قائداعظم حاصل کیا۔ میری نگاہ میں ان کی دیگر علمی اور ادبی خدمات کے مقابلے میں ان کا نثری شاہکار یہودیت ان کی اہم ترین تاریخی اور تحقیقی یادگار ہے۔(۷) یوسف ظفر کی یہ کتاب ۲۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

۱۔ بنی اسرائیل ۲۔ مصر سے ہجرت ۳۔ یہودی اور ان کے سفر

۴۔ پیدائش عیسی تک ۵۔ توراۃ ۶۔ قانون سازی

۷۔ عیسائیت اور یہودیت ۸۔ عیسی اور یہودی

۹۔ ۷۰ء ۱۰۔ اسلام کی آمد ۱۱۔ اسلام اور یہودی

۱۲۔ شریعت اسلامی اور یہودی ۱۳۔ یہود اور عیسائی حکومتیں۔

۱۴۔صلیبی جنگیں۔ ۱۵۔نشاۃ ثانیہ۔ ۱۶۔نئی دنیا

۱۷۔نیشنلزم۔ ۱۸۔یہودیت۔ ۱۹۔سوشلزم

۲۰۔کمیونزم ۲۱۔بیسویں صدی ۲۲۔فلسطین

۲۳۔اسرائیل کا قیام ۲۴۔سویز ۲۵۔یہود کی نفسیات ۲۶۔مستقبل

یوسف ظفر نے بنی اسرائیل کی پیدائش، آباؤ اجداد، وطن اور تنازعات کا ذکر کیا ہے انہوں نے توارۃ۔ انجیل اور قرآن کے حوالوں سے مضبوط بنیادوں پر اس عمارت کو کھڑا کیا ہے وہ لکھتے ہیں ''یہ فخر اس قوم کو حاصل ہے کہ اس کے گھر سے دو عظیم مذہب یہودیت اور نصرانیت ظہور پذیر ہوئے۔ یہ گھر تھا جسے حضرت خلیل اللہ کے دوسرے فرزند حضرت اسحٰق کے نور نے روشن کیا۔ لیکن یہ جہالت بھی اس قوم کے حصے آئی کہ اس نے پیام ربانی کے ارتقائی سلسلے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اپنے جد امجد حضرت اسحٰق کو آپ کے سوتیلے بھائی حضرت اسمٰعیل پر فوقیت دینے کے لئے تورات میں تحریفات روا رکھیں یوں نبی اکرم محمد رسول اللہ پر مکمل ہونے والے دین مبین سے منکر ہو کر اس کی ابتدائی کڑی ہی کے مجاور بن کر رہ گئے'' (یہودیت)۔

یوسف ظفر نے تاریخی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم کے دو فرزند حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق تھے۔ حضرت اسحٰق کے فرزند حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے ہوئے اور بنی اسرائیل انہیں کی اولاد ہیں یوسف ظفر یہود کے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں برادران یوسف کا کردار ہمارے موقف کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ انہی بارہ بھائیوں کے بارہ قبیلوں نے بنی اسرائیل کا نام پایا۔ جنہوں نے ابراہیم و اسحٰق یعقوب اور یوسف کی سیرت وعظمت کو بھی پست ذہنیت کی وجہ سے پامال کر ڈالا۔ برادران یوسف کی سازش، فتنہ انگیزی، شر پسندی اور برادر کشی کو پروان چڑھا کر تاریخ عالم کو ذات شیطنت کا آئینہ بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی (یہودیت)۔

یوسف ظفر مختلف تواریخ سے استنباط کرنے کے بعد قطعی نتائج نکال کر سامنے رکھتے ہیں یوسف ظفر لکھتے ہیں یہود کا مقصد اسلام کی بیخ کنی ہے اس لئے وہ حضرت اسحٰق کو حضرت اسمٰعیل پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس طرح وہ حضور اکرمؐ کی دعوت کو فروتر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ یہودی قوم کی ایک سب سے بڑی خاصیت ان کی عیاری ہے یہ عیاری ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے یوسف ظفر جو کچھ لکھتے ہیں۔ اس کے پس پشت شہادتوں کی طاقت رکھتے ہیں وہ معمولی تاریخی جزئیات کو بھی سپرد قلم کرتے ہیں۔ انہوں نے حقائق کو جمع کرنے میں بڑی محنت اور بصیرت سے کام لیا ہے وہ حالات کی چھان پھٹک کے بعد نتیجہ نکالتے ہیں۔ ایسے مواقع بہت کم آئے ہیں جب وہ تحقیق کے بعد فیصلہ دینے سے گریز کرتے رہے ہوں۔ ایسی ایک مثال سامنے آئی ہے۔ جب وہ حضور اکرمؐ کے مرض الموت کا ذکر کرتے ہیں تو اس روایت کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ایک یہودی عورت نے حضور اکرمؐ کو کھانے کی دعوت میں بلا کر زہر دینے کی کوشش کی تھی۔ ''چنانچہ اس روایت کے مطابق حضور اکرم کا وصال اس زہر سے ہوا تھا جو اس یہودی نے آپ کو خیبر میں ایک دعوت کے موقع پر دیا تھا (واللہ اعلم بالغیب)۔ لیکن یہ انداز ان کے یہاں بہت کم نظر آتا ہے۔ یوسف ظفر کے پاس استدلال کی قوت بھی موجود ہے اور وہ عملی اور عقلی بنیادوں پر صورت واقعہ کی تفہیم کرتے ہیں وہ نجی نقطہ نظر سے یک طرفہ رائے نہیں دیتے بلکہ تلاش حقیقت ان کو صورت واقعہ تک لے جاتی ہے۔ ان کی ادیبانہ طبیعت بھی ان کے راستے میں سنگ راہ نہیں۔ تاریخ نگاری میں آنکھوں پر نفرت یا محبت کی پٹی نہیں باندھی جاتی ''اس کتاب میں یہودیوں کی فطرت نفسیات ان کے تاریخی کردار، سازشی طریقہ ہائے واردات سیاسی عزائم اور اسلام دشمنی کو تاریخی شواہد کی روشنی میں بے نقاب کیا ہے۔(۸)

یوسف ظفر لکھتے ہیں یہودی ریاست کا ایک خاکہ تیار کیا گیا ہے جس کی رو سے یہود کا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔

۱۔ یہود یورپی ممالک اور امریکہ میں بدستور تجارت اور صنعت و حرفت پر چھائے رہیں۔

۲۔ جب فلسطین میں یہودی ریاست قائم ہو جائے تو بین الاقوامی یہود اس کی اعانت کے

لئے روپیہ اور طاقت کا پورا پورا استعمال کریں۔

۳۔ یہودی چونکہ دولت مند ہیں اس لئے بارسوخ بھی ہیں وہ نہایت آسانی سے اپنے ملکوں کی حکومتوں پر یہودی ریاست کے قیام کے لئے دباؤ ڈال سکتے ہیں۔

۴۔ یہودی ریاست کو فلسطین تک محدود نہ رکھا جائے اسے پھیلایا جائے۔

۵۔ یورپی ممالک اور امریکہ کے تمام کروڑ پتی امیروں اور حکومتوں کو اپنے مصرف کیلئے استعمال کیا جائے۔

یہودیوں کے یہ اصول جن کو وہ پروٹوکول کہتے ہیں دنیا کی آنکھ کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں جب ان کے اس منصوبے کے نکات افشا ہوئے تو سارا یورپ دم بخود رہ گیا۔ یوسف ظفر نے اپنی کتاب میں ان کی درست نشاندہی کی ہے یوسف ظفر کی اس تاریخی صداقت کی ہم مصباح الاسلام فاروقی کی کتاب سے تائید کرتے ہیں۔ فاروقی اپنی کتاب Jewish Conspiracy میں یوسف ظفر کے بیان کردہ حقائق کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔

"Protocol. it must be noted that men with bad instinets one more in number than the good and there fore the best results in governing than attained by violence and terorisation and not by academic discussion.

Protocols 11. It is indispensable for our purpose that wars so far as possible should not result in territonial gains. War will thus be brought on to the economic ground(9)"

مرقومہ بالا سطور مصباح الاسلام فاروقی کی کتاب سے لی گئی ہیں یہ سطور یوسف ظفر کی جمع کردہ تاریخی حقائق کو صحیح ثابت کرتی ہیں۔ عہد حاضر میں یہودیت نہ صرف اہم تاریخی دستاویز ہے بلکہ یوسف ظفر نے اس کتاب سے عالم اسلام کی عظیم خدمت کی ہے۔ انہوں نے یہودیوں کی

گھناؤنی سازشوں کو جس طرح بے نقاب کیا ہے وہ ساری دنیا اور خصوصاً ملت اسلامیہ کے لئے عظیم کارنامہ ہے۔

یوسف ظفر یہودیوں کے ناپاک عزائم کے بارے میں لکھتے ہیں "الغرض یہودی ذھن ذاتی تجربے کو آفاقی بنانے کے سلسلے میں بڑا زرخیز ہے اور آج جب دنیا بھر کی نشرواشاعت اس کی مٹھی میں ہے وہ دنیا کی بے خبر قوموں کی فکر میں تھگلی لگا کر ایسی چنگاری چھوڑتا ہے کہ لوگ اپنے وطنوں میں جلاوطن اور اپنے مذہبی اور تہذیبی ورثوں سے بے گانہ ہو جاتے ہیں ہماری روحوں میں خلا اور ذہنوں میں محرومی کے بھوت ناچنے لگتے ہیں جنہیں بھگانے کے لئے وہ رقص گاہوں، لذائذ کام و دھن حرص اور بے راہ روی کے دروازے کھول دیتا ہے جہاں ایک دفعہ داخل ہو جانے والا انسان کبھی باہر نہیں نکل سکتا اور آخر کار خود بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ (یہودیت)

یوسف ظفر کی تحقیق سے حاصل شدہ نتائج کی تائید آنے والے مورخ بھی کریں گے ہم یہاں ڈاکٹر غلام فرید بھٹی کی کتاب "Zionism and Internal Security" کا حوالہ دیں گے وہ یہودی ذہن کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"Our power in the present tottenng condition of all forms of power will be more invisible than any other. Because it will remain invisible until the moment when it has gained such strength that no counting can any longer undermine it"(10)

یہاں صاف پتہ چلتا ہے کہ پوری دنیا میں یہودیوں کا فقیہ ہاتھ کام کر رہا ہے یوسف ظفر نے یہودی قوم کی ثقافتی مذہبی اور نفسیاتی حقیقتوں کا کھوج لگایا ہے انہوں نے بعض ایسے شکوک کو بھی رفع کیا ہے جو اس قوم نے پھیلا رکھے ہیں مثلاً مشاہیر عالم کا تعلق یہودی قوم سے ہوتا ہے یوسف ظفر لکھتے ہیں "اس سلسلے میں ایک سوال ہر دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ تنگ نظر عیار اور سازشی قوم

مارکس، فرائیڈ اور آئن سٹائن جیسے مفکر اور فلسفی کیسے پیدا کر گئی۔ جن کی نگاہ پوری انسانیت کا احاطہ کرتی ہے اور ہر مکتب خیال کے انسان کو متاثر کرتی ہے اس نہایت اہم سوال کا جواب جبرالڈ ابراہافر نے اپنی تصنیف ''یہودی ذہن'' میں جس طرح دیا ہے اس میں ہم کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ وہ لکھتا ہے یہود میں یہ ملکہ ہے کہ وہ تجربات کی دنیا کو محور سونپتے ہیں۔ ہمارے قریب تر زمانے میں مغربی تحقیق کے کچھ اجزا کو ایک یہودی مارکس نے اکٹھا کر کے ایک مکمل فارمولا بنا دیا۔ برگسان نے ذہن انسانی کا تازہ اور فرائیڈ نے وسیع تر تصور پیش کیا۔ آئن سٹائن نے طبعی تجربے کے منتشر اجزا کو ساز بنا کر ایک نغمہ کی طرح متحد کر دیا۔ (یہودیت)

یوسف ظفر کی تاریخ نگاری کا کمال یہ ہے وہ اپنے موقف کو قوی کرنے کے لئے دنیا بھر کے مورخوں کے حوالوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ یوسف ظفر نے یہودیت کو لکھتے ہوئے مختلف مذہبی تاریخی اور تحقیقی کتب کو مدنظر رکھا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی فہرست پیش کرتے ہیں۔

قرآن، توریت، زبور، انجیل، انسائیکلوپیڈیا ببلیکا۔ انسائیکلوپیڈیا، برٹینیکا۔ اسقف اعظم کی ویٹیکن کونسل منعقدہ ۱۸۷۰ کی قرارداد۔ فلاڈلفیا کے بائبل ادب کے پروفیسر ڈاکٹر پیٹر کی کتاب "The Early Hebrew Story -- Its Historical background Antichrist.
جرمن فلسفی نتشے ہمیرگر کے استاد علوم شرقیہ ہرمان یسارس ۱۷۶۸ (حیات مسیح) امریکی مصنف ول ڈیورنٹ کی تصنیف (Caesar and Christ) جرمن یونیورسٹی کی تاریخ کے پروفیسر ہارنک کی کتاب (What is Christianity) ڈاکٹر آرمیتج رابسن (Study of Gospel) دوین فلپس (Churches and Modern Thought) امیر علی ''تاریخ عرب'' ہسپانوی مورخ ڈیل کرال جرمن فلسفی تھیوڈ ور ہرزل (یہودی ریاست) جرمن مفکر گستاف لی بان یہودی مصنف جوزف کاسٹیس احمد عبداللہ (دی مڈل ایسٹ کرائس) ژنگ، Modern Man in Search of a Soul فرائیڈ Intrpretation of Dereams. روسی مفکر نکولس برد بائیو۔ برٹرنیڈ رسل علامہ ذہبی (میزان الاعتدال) ابن خلدون (تاریخ الانبیاء)۔

یوسف ظفر کے ادبی کارناموں میں یہود کی تاریخ کو مرتب کرنا ایک بڑا کارنامہ ہے یوسف ظفر کے لئے یہ نیا میدان تھا۔ مذہبی، ثقافتی اور عمرانی تاریخ کا پختہ نظر ذوق ان کو تحقیق کی پرخار وادی میں لے گیا۔ اسلام اور عالم اسلام سے قلبی وابستگی ان کی شخصیت کا جوہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تاریخ عالم کی سب سے بڑی سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے یہودیت کو پیش کیا۔

حواشی

1- S.M. Jaffari History of History, Sadique Sons Peshawar. 1963. P.7

۲۔ اختر وقار عظیم، شبلی بحیثیت مورخ، ادارہ تحقیقات لاہور ۱۹۶۸ء ص ۳۱۔

۳۔ ذکا اللہ، تاریخ ہندوستان، جلد اول مطبوعہ دہلی ۱۸۹۷ ص ۶۔

۴۔ شبلی نعمانی، الفاروق، رحمانی پریس دہلی ۱۸۹۸ء ص ۱۶۔

۵۔ ایضاً۔

۶۔ ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون ترجمہ سعد حسن خاں یوسفی، ص ۳۳۔

۷۔ محمد افضل چیمہ، پیش لفظ یہودیت، نفیس پرنٹرز لاہور، ۱۹۸۲ء۔

۸۔ ایضاً۔

9- Misbahul Islam Faruqi, Jewish conspiracy the Universal Publication Multan 1960. P.132

10- Dr. G. F Bhatti. Zionism, Islamic Publication Limited Shahalam Market Lahore, 1978 P.84.